International Journal of Islamic Studies & Culture
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192
(Volume.3, Issue.4 (2023)
(October - December)

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

In the Present Era, The Applications of Islamic Economic Teachings

عصر حاضر میں اسلامی اقتصادی تعلیمات کی تطبیقات

Arshad Mahmood Khan
Asmat Ali Khan
Dr. Zeeshan*
Lecturer HITEC University Taxila Cantt
PhD scholar Department of Islamic Studies Kohat University of science & Technology Kohat
Lecturer HITEC University Taxila Cantt at corresponding email dr.zeeshan@hitecuni.edu.pk

Abstract
The existing banking system is based on interest, posing challenges, and emphasizing the need for Islamic banking in accordance with Islamic principles for the improvement of the economic system. It is crucial to discuss this issue, and it is necessary to promote Islamic principles and teachings to address societal challenges. We should instill Islamic principles in our identity, families, and social circles, and actively implement them. Muslims should commit to paying Zakat and voluntary alms (Sadaqat), and governments as well as non-governmental organizations should assist in their proper utilization. Through the promotion and dissemination of Islamic teachings, Muslims should take their personal responsibilities seriously. Properly fulfilling Zakat and voluntary alms, reaching the deserving recipients, and providing support for their economic progress are crucial. By adhering to these principles and putting them into practice, we can take steps towards societal improvement and make the Islamic economic system more effective.

Keywords-Present Era, the Applications of Islamic Economic Teaching

اسلام ایک مکمل دین اور دستور حیات ہے جو انسانوں کے لیے زندگی کے ہر شعبہ اور ہر مرحلہ پر بہترین راہنمائی فراہم کرتا ہے۔قران وسنت کی تعلیمات میں روحانی اور مادی دونوں شعبوں کے لیے ہیں۔دین اسلام ہم سے یہ نہیں چاہتا کہ ہم ہندوؤں، بدھوں اور عیسائیوں کی طرح جوگی بن جائیں یا رہبانیت اختیار کرلیں اور نہ یہ چاہتا ہے کہ ہم مکمل طور پر مادہ پرست بن جائیں اور اپنے دینی و روحانی تقاضوں سے منہ موڑ لیں۔رسول اللہ ﷺ کی اقتصادی تعلیمات ہمیں دین و دنیا میں اعتدال کا درس دیتی ہیں۔

عصر حاضر کے کئی اہم اور بڑھتے ہوئے مسائلوں میں غربت اور اقتصادی بدحالی بہت اہم ہیں۔ساری دنیا کے مسلمانوں کی اکثریت پسماندگی کا شکار ہونے کی وجہ سے ترقی یافتہ اقوام سے بہت پیچھے رہ چکی ہیں جیسا کہ

تعلیم ومعاشی پسماندگی:

تعلیم اور معاشی ترقی میں مسلمانوں کی بے ترتیبیوں کا حصہ ہونا ایک بڑا مسئلہ ہے۔اس میں معاشی ترقی کی کمی، تعلیمی نظام میں ناکامی اور معاشی تناؤ کی بنا پر مسلمانوں کا مقامات میں پیشماندہ ہونا شامل ہے۔

کرونا وبا:

کرونا وبا نے پوری دنیا کو متاثر کر دیا ہے۔اس نے انسانوں کی صحت کے علاوہ معیشتی، تعلیمی، اور روحانی حیثیتوں پر بھی اثر ڈالا ہے۔لاکھوں لوگوں کی موتوں کے علاوہ، معیشتی چیلنجز اور لاکھوں لوگوں کی محدود ہونے والی حرکتوں کی بنا پر ہزاروں لوگوں نے روزگار کھو دیا ہے۔

مذہبی مقامات کی زیارت:

کرونا کے باعث مسلمانوں کی مقدس مقامات کی زیارت میں محدودیتیں آگئی ہیں، جو امت کے لئے بڑی روحانی نقصانات کا باعث ہیں۔

اقتصادی بحران:

International Journal of Islamic Studies & Culture
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192
(Volume.3, Issue.4 (2023)
(October - December)

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

اقتصادی بحران جو کہ کرونا وبا کی بنا پر بڑھا ہے، لوگوں کی روزگاری، کاروبار، اور معیشت پر منفی اثر ڈال رہا ہے۔

ہمیں ان مسائلات کا حل چاہئے جو ہمیشہ کی طرح ایک دوسرے کی مدد کر کے ہی ممکن ہوگا۔ اس میں اخلاقی، اجتماعی، اور معاشی دلائل کا تلاش شامل ہوتا ہے۔ اس سے ہم ممکن ہونے والے مسائلات کا حل تلاش کر سکتے ہیں اور بہتر مستقبل کی راہوں کا خیال رکھ سکتے ہیں۔

کسب حلال اہم تقاضا:

اسلام میں کسب حلال کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور یہ ایک اہم فریضہ ہے جو مسلمانوں کو اپنے روزمرہ کاروبار اور معاشی معاملات میں حاصل کرنا چاہئے۔ یہ اہمیت مختلف حدیثوں اور قرآنی آیات میں بھی آئی ہے۔

حدیث مبارک:

حضرت ابن مسعود نے ایک حدیث میں اس بات کو بیان کیا کہ "طلب كسب حلال فريضة بعد الفريضة"[1]، جس کا مطلب ہے کہ فرائض (واجبات) کی پوری کرنے کے بعد، حلال کمائی حاصل کرنا بڑی فرضیں ہیں۔

قرآنی آیات:

قرآن مجید میں بھی معاشی مسائل اور کسب حلال کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ قرآن میں مختلف مقامات پر مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ معاشرتی، اخلاقی اور معاشی معاملات میں حلالیت اور ایمانداری کی باتیں کی گئی ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب کا فرمان:

حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے بھی کسب حلال کو بہت بڑی اہمیت دی ہے اور انہوں نے کہا: "کسب حلال کو جہاد سے مقدم قرار دیتے ہیں"، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حلال کمائی حاصل کرنا ایک مسلمان کے لئے جہاد کا ایک حصہ ہے۔[2]

اسلامی تعلیمات کے مطابق، کسب حلال کو جہاد کا حصہ ماننا ایک شخص کو ایمانی اور معاشرتی معاملات میں ایماندار بناتا ہے اور اس سے حاصل کردہ مال اور معیشت میں برکت آتی ہے۔ اسلام میں مال کمانے کے حصول کے طریقے اہم ہیں اور ایک شخص کو اپنے معاشرتی اور دینی ذمہ داریوں کا ادا کرنا چاہئے۔

مال دولت کا حصول:

ایک شخص کو حلال مال حاصل کرنے میں امانت و دیانت کی ضرورت کو سمجھاتی ہیں۔ اسلام میں مال و دولت کا حصول حلال طریقوں سے ہونا چاہئے اور حلال مال کے حصول میں بے ایمانی، غبن، رشوت، ملاوٹ، جھوٹ، چوری، یا کسی دوسرے حرام طریقے کا استعمال کرنا ہرگز مستحب نہیں ہے۔

جیسے کہ حلال اناج چوری، روپے رشوت، غبن، ملاوٹ، ناپ تول میں کمی، اور جھوٹ بول کر کمائے جانے وغیرہ، یہ ظاہر کرتی ہیں کہ حلال مال کا حصول بے ایمانی اور غیر اخلاقی طریقوں سے ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

قرآن مجید میں بھی ملتوی ہے: "اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ وہ مال حاکموں کو دو تاکہ تم جان بوجھ کر لوگوں کا کچھ مال گناہ کے ساتھ کھاؤ" (البقرہ: ۱۸۸)

یہ آیت ایک شخص کو اس پر متنبہ کرتی ہے کہ حلال مال حاصل کرنے میں امانت و دیانت کا خیال رکھنا ضروری ہے اور دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا چاہئے۔ اسلام میں مال کا حصول امانت و دیانت کے ساتھ ہونا چاہئے تاکہ جمعیت میں احترام و تقدس بنا رہ سکے اور حلال مال کی برکت حاصل ہو سکے۔

اللہ تعالی نے قرآن کی مختلف آیات میں مختلف انسانی گروہوں، خصوصاً پیغمبروں اور ایمان والوں کو حلال و طیب رزق کا حصول کرنے اور شکر گزاری کرنے کا امر کیا ہے۔

پیغمبروں کو حلال رزق کی تعلیم:

اللہ تعالی نے پیغمبروں کو بھی حلال رزق کی تعلیم دی ہے اور فرمایا ہے: "اے پیغمبرو، کھاؤ پاک چیزیں اور عمل کرو صالح، تم جو کچھ بھی کرتے ہو، میں اس کو خوب جانتا ہوں"[3]

International Journal of Islamic Studies & Culture
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192
(Volume.3, Issue.4 (2023)
(October - December)

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

ایمان والوں کو حلال رزق کا حصول:

اللہ تعالی نے ایمان والوں کو بھی حلال رزق کا حصول کرنے اور شکر گزار ہونے کی دعوت دی ہے۔"اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو، اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو"[4]

عام انسانوں کو بھی حلال رزق کی تلقین:

اللہ تعالی نے قرآن کی مختلف آیات میں عام انسانوں کو بھی حلال رزق کی تلقین کی ہے اور انہیں شکر گزار ہونے کی تربیت دی ہے۔"اور ان کے لئے کھانے پینے میں بھی کچھ میوہ ملے گا تاکہ وہ شکر گزاری کریں"[5]

یہ تعلیمات انسانوں کو حلال رزق حاصل کرنے اور شکر گزاری کا اہمیت بتاتی ہیں اور اس طرح انہیں اخلاقی، دینی، اور معاشرتی معیارات میں بہتری کی راہوں پر چلنے کے لئے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

قرآن مجید کی ان آیتوں میں حلال رزق کے حصول کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ آیات علماء اور مفسرین کے ذریعے بھی بہت زیادہ مشہور ہیں اور ان کی تلاش نے مسلمانوں کو حلال رزق کی تلاش میں مسترشد کیا ہے۔

پیغمبروں کو حلال رزق کی تعلیم:

اللہ تعالی نے اپنے پیغمبروں کو حلال رزق کا حصول کرنے اور حلال چیزیں کھانے کی تعلیم دی ہے۔ آپ نے ایک مقام پر اللہ کے فرمان "اے پیغمبرو، کھاؤ پاک چیزیں اور عمل کر صالح، تم جو کچھ بھی کرتے ہو، میں اس کو خوب جانتا ہوں"[6]

ایمان والوں کو حلال رزق کا حصول:

ایمان والوں کو بھی حلال رزق کا حصول کرنے اور اس کا شکر گزاری کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔"اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو، اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو"[7]

عام انسانوں کو بھی حلال رزق کی تلقین:

اللہ تعالی نے عام انسانوں کو بھی حلال رزق کا حصول کرنے اور زمین میں فراہم کردہ حلال وطیب رزق کا استعمال کرنے کی تلقین کی ہے۔"اے لوگوں! کھاؤ اس میں سے جو زمین میں حلال اور پاک ہے"[8]

حلال رزق حاصل کرنے کا فرض:

اللہ تعالی نے انسانوں کو ان کے رزق کے حصول کے لئے جہاد کرنے اور حلال رزق حاصل کرنے کا فرض کیا ہے۔"پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو۔ شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے"[9]

ان آیات میں بہت موثر اور قائم معیارات فراہم کی ہیں جو ایک شخص کو اچھے طریقے سے حلال رزق کمانے اور اس کا حسین استعمال کرنے کے لئے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

انسان کو چاہیے کہ وہ کسب معاش کے لیے حلال ذرائع اختیار کرے اور ان ذرائع سے اجتناب کرے جن سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے

اسلامی اقتصادی نظام:

اسلام نے اسلامی اقتصادی نظام کی اہمیت اور ممکنہ فوائد پر زور دیا ہے۔ یہ درست ہے کہ اسلام نے اپنے تعلیمات میں مختلف جوہرا اقتصادی اصولات بیان کئے ہیں جو ایک انسانی جماعت کو چست، عدلیہ پسند اور معاشرتی طور پر بہترین راستے پر لے کر جانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

اسلامی اقتصادی نظام میں زکوہ، صدقات، حلال رزق،اور معاشی انصاف کے اصولات اہمیت حاصل کرتے ہیں جو عوام کو مدد فراہم کرتے ہیں اور معاشی حالت کو بہتر بناتے ہیں۔

اسی طرح، حکومتوں کو اسلامی اقتصادی اصولات کو نافذ کرنے میں اپنے عوام کو رہنمائی فراہم کرنی چاہیے تاکہ معاشی ترقی اور عدل وانصاف حاصل ہو سکے۔

اسلام نے اسلامی تعلیمات اور اقتصادی اصولات کے اہمیت پر زور دیا ہے، جس سے معاشرتی بحرانات کا حل ممکن ہوتا ہے اور عوام میں ایک بہتر مستقبل کی توقعات پیدا ہوتی ہیں۔

حکومتی نظام اور دولت و سرمایہ پر خود غرض، لالچی اور مفاد پرست افراد کے قابض ہونے کی وجہ سے عام لوگ زندگی کی بنیادی سہولتوں سے بھی محروم ہوتے جا رہے ہیں۔ دن بدن بڑھتی مہنگائی ان کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔

پاکستان کی معاشی صورتحال اور بیرونی قرضے کا موضوع ہمیشہ سے مشکلات کا باعث رہا ہے، اور آپ نے اس پر اشارہ کیا ہے کہ ہر پاکستانی تقریباً ایک لاکھ روپے کا مقروض ہے۔

مہنگائی اور معاشی مشکلات کی بڑھتی ہوئی شدت سے لوگوں کی زندگی پر بڑا اثر ہو رہا ہے۔

پاکستان کا بیرونی قرضہ 2021 کی دوسری سہ ماہی تک 122 بلین ڈالر سے زیادہ کا ہو گیا ہے۔[10] ہر پاکستانی تقریبا ایک لاکھ روپے کا مقروض ہے۔ گرانی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ غذا جو انسان کی بقا کے لیے ضروری ہے اس کی قیمتیں اتنی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہیں کہ عام انسانوں کی بے بسی اور غربت ولاچارگی دیکھ کر انتہائی پریشانی ہوتی ہے۔ بڑھتی ہوی مہنگائی نے عام انسانوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ غربت کی زندگی گذارنے والے ہی نہیں متوسط طبقہ بھی پریشان حال ہے۔ عام ضرویات کی اشیا آٹا، شکر، دودھ، دال، سبزی، تیل وغیرہ کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں اور لوگوں کی پہنچ سے باہر ہوتی جا رہی ہیں۔ غربت و بے روزگاری عام ہے۔ عالمی کساد بازاری کی وجہ سے روزگار کے مواقع کم سے کم ہوتے جا رہے ہیں۔ بر سر روزگاروں کی ملازمتیں ختم کی جا رہی ہیں سٹاک مارکیٹ مین لوگوں کی دولتیں ڈوب گئی ہیں۔ ہزاروں فیکٹریاں یا تو بند ہو گئی ہیں یا ان میں ملازمین کی تعداد کم کر دی گئی ہے۔ لوگوں کے لیے مہنگائی زبردست چیلنج ہے۔

دنیا کے تمام مسائل و مشکلات کا حل دین اسلام میں موجود ہے ان حالات میں اسلام کے اقتصادی نظام کو نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک یہ نظام نافذ نہیں ہو گا ہم تعلیمی، سماجی، سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی پسماندگی کا شکار رہیں گے۔

ہدایت اسلام کے اقتصادی اصولوں کی تفصیلات جو معاشرتی انصاف اور مساوات کو بڑھانے پر مبنی ہیں۔ اسلام نے صحیح اصولوں کی بنا پر ہر شخص کو یکساں حقوق اور مواقعات دینے کی ضرورت کو سمجھایا ہے۔

"ہر انسان کی ذہنی و جسمانی صلاحیت مختلف ہوتی ہے جس سے فرق مراتب ضروری ہو جاتا ہے"، لیکن "اس فرق کا تناسب لا محدود نہیں ہونا چاہی۔" بہت ہی اہم ہے اور اسلامی اصولوں کے مطابق ہے کہ مراتب وفرق صرف اخلاقی اور علمی بنیادوں پر ہونے چاہئے نہ کہ ذاتی خصوصیات یا ثقافتی طبقات پر۔

عہدے داروں پر معاوضے کے علاوہ مراعاتیں اور رعایتیں نہیں ہونی چاہئیں، جو ایک معاشی اور معاشرتی انصاف کا اہم اصول ہے۔ اسلامی نظام میں ایسے معیارات کو بڑھانا ہمیں معاشرتی ترقی اور متوازن ترقی کی طرف لے جا سکتا ہے۔

انہیں مراعات کی وجہ سے حکومت دن بدن ٹیکسز میں اضافہ کر رہی ہے اور ایک غالب اکثریت کا جینا مشکل ہو گیا ہے۔ اتنی تیزی سے مہنگائی میں اضافہ ہو گیا ہے کہ لوگ اپنا پیٹ کاٹ کر گیس پانی بجلی کے بل ادا کرتے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ معاشی ایمر جنسی نافذ کرے اور تمام بڑے بڑے سول اور فوجی آفیسروں، ججوں، پارلیمنٹیریز، صدر، صدر وزیر اعظم اور تمام سیکریٹریز کی مراعات میں اگلے 10 سال کے لیے مراعات میں 80 فی صد تک کمی کر دے۔ اگر ان کی مراعات کم دی جائیں تو پاکستان معاشی مسلہ بڑی حد تک حل ہو جائے گا اور دوسروں سے قرض لینے کی بھی نوبت نہیں آئے گی۔ ایک چھوٹا محنت و مزدوری کرنے والا کوئی مراعات نہیں لیتا کیا اس کے حقوق نہیں وہ اس ملک کا باشندہ نہیں ہے۔

دولت کی آزادانہ گردش:

اسلامی اقتصادی نظام میں دولت کی گردش میں عدل اور مساوات کا تعبیر ہے۔ آپ نے زکوہ اور صدقات کے اہمیت کو بھی زور دیا ہے جو اسلام میں معیشتی اصلاح کا اہم حصہ ہیں۔

International Journal of Islamic Studies & Culture
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192
(Volume.3, Issue.4 (2023)
(October - December)
ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

زکوہ، جو غنیوں کو انعامات اور مالی امور میں صدقات دینے کا حکم ہے، معاشرتی حقوق کا توجہ کرتا ہے اور امیر اور غریب کے درمیان ایک توازن فراہم کرتا ہے۔ یہ نظام مالی معاشرتی انصاف کو مضبوط کرتا ہے اور دولت کی گردش میں برابری کو بڑھاتا ہے۔

قرآن مجید میں زکوہ کی اہمیت کو بھی زور دیا گیا ہے اور یہ اموال کے گردش میں عدل اور انصاف پیدا کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ زکوہ کے ذریعے غنی اپنے مال کا حقیقی مالک نہیں، بلکہ اللہ کے لئے مالک معلوم ہوتا ہے اور اس سے غیر محظوظ لوگوں کی مدد ہوتی ہے۔

اسلامی اقتصادی نظام کا یہ بنیادی اصول یہ بیان کیا گیا ہے کہ دولت کو پورے معاشرے میں گردش کرنی چاہیے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ مال و دولت صرف امیر لوگوں میں ہی گھومتا رہے۔ جیسا کہ قران مجید میں ﴿كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ﴾[11] ترجمہ: تاکہ دولت صرف امیروں کے درمیان گردش نہ کرتی رہے۔ ایسا نہ ہو کہ امیروں کا تومال بڑھتا رہے اور غریب دن بدن غریب سے غریب تر ہوتا رہے۔ معاش کے سلسلے میں سب سے اہم چیز یہ ہے کہ سرمایہ کی گردش ہر طبقے تک آزادی کے ساتھ ہونی چاہیے۔ اس آزادنہ گردش سے سب لوگ خوشحال ہونگے۔ اسلام نے ایسا اقتصادی نظام دیا ہے جس سے دولت امیروں کے ساتھ ساتھ غریبوں تک بھی پہنچتی رہتی ہے۔ اسلام کے اقتصادی نظام کا ایک حدف یہ بھی ہے کہ انسان کی معیشت کی اصلاح ہو جائے۔ اسلام نے زکوۃ و صدقات کی ادئیگی کا حکم اس لیے دیا ہے کہ دولت صرف چند ہاتھوں میں نہ رہے۔ بلکہ اس سے غریب بھی مستفید ہوں۔

معاشرے میں سرمایہ کی صحیح گردش کا اہمیتی میدان، کاروبار اور تجارت ہوتا ہے جو عام لوگوں کے درمیان قائم ہوتا ہے، جیسے قومی ملکیت کا نظریہ اور سرمایہ داری کا نظریہ۔ قومی ملکیت کا نظریہ جسمانی ملکیت کو حکومت کے زیرِاہتمام رکھتا ہے اور لوگوں کو اپنے قابلیت اور ہنر کے مطابق کام دینا ہوتا ہے۔ یہ نظریہ غیر فطری اور ناکام ثابت ہوتا ہے کیونکہ عموماً اس میں ملکیت کی غیر فعالیت اور ترقی کی کمی رونما ہوتی ہے۔

سرمایہ داری کا نظریہ جسمانی ملکیت کو افراد یا خصوصی اشخاص کے زیر اہتمام رکھتا ہے، اور انہیں اپنی ملکیت کا استفادہ حاصل کرنے کا حق ہوتا ہے۔ یہ نظریہ عموماً تجارتی اور کاروباری معاملات کی زیادہ مروج ہوتی ہے لیکن یہ اس سے متعلق بھی ہوتا ہے کہ کم تناسبی ملکیت میں معاشرتی فرق ہوتا ہے جو معاشرتی انصاف کو متاثر کر سکتا ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام میں اہم مسئلے میں سے ایک یہ ہے کہ مالی طور پر زیادہ طاقتور افراد مختلف معاشرتی اور معاشی حیثیتوں میں امتیاز حاصل کرتے ہیں، جس سے معاشرتی فرق اور تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔

سرمایہ داری کا نظام اگرچہ ایک ملکی ترقی کا ذریعہ ہو سکتا ہے، لیکن اگر اس میں انصافی اور اخلاقی پہلوان نہ ہو تو یہ معاشرتی انصاف کو متاثر کر سکتا ہے۔ اگر ایک فرد کو زیادہ مقدار کا سرمایہ حاصل ہوتا ہے اور دوسرے کو کم، تو معاشرت میں انصافی مسائل پیش آتے ہیں۔

یہ اہم ہے کہ ایک سرمایہ دارانہ نظام میں بھی انصاف کی پیشگوئی کی جائے اور مختلف طبقات کو برابر حقوق اور مواقع فراہم ہوں۔ غریبوں کی مستقبل کو بہتر بنانے اور معاشرتی فرقوں کو کم کرنے کے لئے سرمایہ دارانہ نظام میں بہتری لانے کے لئے اہم ہے کہ سرمایہ دارانہ حاصل کرنے والوں کے لئے معاشرتی ذمہ داریں بھی مخصوص کی جائیں اور انہیں مختلف معاشرتی پروگرامز کی راہنمائی اور حمایت ملے۔

اسلامی نظام میں مالی معاملات اور اقتصادیات کے حوالے سے اہم اصولوں کو درست فراہم کرنے کیلئے مختلف حکمت علیہ جائز تبادلہ اور معقول بیع وشراء پر مبنی ہیں۔

سود کی ممانعت:

اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے اور مختلف قرآنی آیات اور حدیثوں میں سودی منافع حاصل کرنے کی نہیں بلکہ معقول معاملات اور تعاونی رشتوں کی تشہیر کی گئی ہے۔

مالی معاملات میں انصاف:

اسلامی نظام میں مالی معاملات میں انصافی تقسیم کی ترویج کی جاتی ہے۔ اسلامی اصولوں کے مطابق، دولت اور مال حاصل کرنے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے لیکن یہ مختلف ہنر و صلاحیتوں کو برابر حقوق دیتا ہے تاکہ معاشرت میں انصاف بنا رہے۔

International Journal of Islamic Studies & Culture
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192
(Volume.3, Issue.4 (2023)
(October - December)

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

بے مہار ملکیت کی ممانعت:

اسلامی نظام میں بے مہار ملکیت کو ممانعت دی جاتی ہے تاکہ دولت ایک طرفہ نہ ہوں اور مالی توازن برقرار رہے۔

حکومتی قوانین کی پیشگوئی:

اسلامی نظام میں حکومتی قانون اور انصافی نظام کو برقرار رکھنے کیلئے کوشش کی جاتی ہے تاکہ مالی معاملات میں انصافی تقسیم اور حسن معاشرتی رشتے مضبوط رہیں۔

حلال وحرام کی پیشگوئی:

اسلامی نظام میں حلال اور حرام کی پیشگوئی ہوتی ہے اور لوگوں کو مالی معاملات میں حلال طریقے سے کمائی کرنے کی راہنمائی دیتی ہے۔

اسلامی نظام میں مالی معاملات اور اقتصادیات کی یہ اصولیں انصاف، اخلاقیت اور معاشرتی برابری کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہیں۔

اسلامی بینکنگ:

اسلامی بینکنگ ایک مخصوص قسم کی بینکنگ ہے جو اسلامی اصولوں اور شریعت کے مطابق چلتی ہے۔ یہ بینکنگ نظام سودی نظام کے مخالف ہوتا ہے اور اس میں سود کے بجائے مختلف اقسام کے معاونتی منافع فراہم کیے جاتے ہیں جو معقول اور انصافی ہوتے ہیں۔

زکوۃ اور صدقات:

اسلامی بینکنگ میں مختلف معاونتی یا خیراتی منافع کی فراہمی میں زکوۃ اور صدقات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ان منافع سے غریبوں اور ضعیفوں کو مدد ملتی ہے۔

مشارکتی تجارت:

اسلامی بینکنگ میں مختلف معاملات میں مشارکتی تجارت کا استعمال ہوتا ہے جس میں منافع، نفع و نقصان کا باہمی حصہ ہوتا ہے۔

ممنوعہ معاملات:

سودی بینکنگ میں ممنوعہ معاملات جیسے سٹہ، جوا، اور دیگر معاونتی منافع نہیں ہوتے، جبکہ اسلامی بینکنگ میں ایسی معاملات کی اجازت نہیں ہوتی۔

اصولی بنیاد:

اسلامی بینکنگ میں اصولی بنیادوں پر مبنی ہوتی ہے جو مالی معاملات میں انصاف، مساوات، اور اخلاقی قیمتوں کو مد نظر رکھتی ہیں۔

مالی معاملات کی انصافی تقسیم:

ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اسلامی بینکنگ میں مالی معاملات کی انصافی تقسیم ہوتی ہے جس سے غنی اور غریب، سرمایہ دار اور کارگر، سب کو برابر حقوق ملتے ہیں۔

مختصراً:

اسلامی بینکنگ میں مالی معاملات اور بینکنگ کی مبادلہ سیاق وسباق میں اصولی اور انصافی ہوتی ہیں جو معا
شرتی بنیادوں پر مبنی ہوتی ہیں۔ یہ بینکنگ نظام سودی بینکنگ کے مخالف ہونے کے باوجود ایک عدالتی، انصافی، اور اخلاقی تعاونی نظام ہوتا ہے جو مختلف طبقات کو برابر حقوق دیتا ہے۔

حکومت کا چاہیے کہ وہ اسلامی اقتصادی نظام کو اپنائے۔ ہمارے ملک میں چند بڑے بڑے علماء نے معشیت کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے میں بڑا کام کیا ہے ان سے راہنمائی لیکر ایسا معاشی واقتصادی نظام وضع کیا جائے کہ دولت کا پھیلاؤ ہر طبقے کی طرف ہو، سود کا خاتمہ ہو اور بینکنگ سسٹم بھی مضاربت کے اصولوں کے مطابق کام کرے۔

زکوۃ وعشر کا نظام:

زکوۃ:

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

زکوٰۃ اسلامی معاشرتی نظام کا ایک اہم حصہ ہے جو مالداروں کو مختصراً مالی اضافہ کرتا ہے اور اس کو فقراء اور ضعیفاؤں میں تقسیم کرتا ہے۔ زکوٰۃ کا مقصد غنی اور آسودہ حیثیت میں معیشتی تسلی بخشنا ہے۔

عشر:

عشر ایک اور اہم اقتصادی تدبیر ہے جو زرعی محصولات اور مواشی کے حصولات پر لاگو ہوتی ہے۔ اسلامی معاشرتی نظام میں زرعی محصولات کا 10% حصہ، عشر کے طور پر نکال کر فقراء اور محتاجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں زکوٰۃ و عشر:

زکوٰۃ اور عشر کا نظام پاکستان میں 1980 میں قائم کیا گیا اور 2010 میں اس میں ترمیمات کی گئیں۔ یہ نظام مالی افراد کو گنتی جاتی ہے اور ان کو معین شرائط کے مطابق زکوٰۃ دینے کا فرض ہوتا ہے۔

آئندہ کی چیلنجز اور اقدامات:

تجدید و ترتیب:

زکوٰۃ و عشر کے نظام میں تجدید و ترتیب کی ضرورت ہے تاکہ معاشرتی تغیرات اور معیشتی پیشرفت کے مطابق اس کو موازنہ کیا جا سکے۔

تعلیم و ترویج: عوام کو زکوٰۃ و عشر کے اہمیتوں کا آگاہ کرنے کیلئے تعلیمی منصوبے اور ترویجی کارروائیاں ہونی چاہئیں۔

شفافیت: نظام کی شفافیت بڑھانے کے لئے چیلنجز کا سامنا کرنا ہوگا تاکہ زکوٰۃ و عشر کی صحیح تقسیم ہو سکے۔

اصلاحات:

اس نظام میں اصلاحات کرنے کی ضرورت ہے تاکہ زکوٰۃ و عشر کا نظام موازنہ اور معاشرتی حقوق کی تقسیم میں مدد فراہم کر سکے۔

مددگاری:

زکوٰۃ و عشر کے تقسیم میں مددگاری اور انصافی معیاروں کا خیال رکھا جانا چاہئے تاکہ مستحقین کو حق میں مدد فراہم ہو سکے۔

میراث اور اسلامی نظام:

میراث (وصیت): اسلامی شریعت میں میراث یا وصیت کا اہم حصہ ہے جس کے تحت فوت ہونے والے شخص کی دولت اور جائیداد کو انتقال دینا مقرر ہے۔

قانونی تقسیم: اسلام میں میراث کا نظام قانونی ہوتا ہے، اور مرنے والے کے مال کو مختلف وراثتی حصوں میں تقسیم کرنا مقرر ہے۔

زکوٰۃ و عشر کا حصہ: وصیتی مال میں زکوٰۃ اور عشر کا حصہ بھی شامل ہوتا ہے، جو اسلامی اقتصادی نظام کی اہمیت ہے۔

معاشرتی انصاف: میراث کا نظام معاشرتی انصاف کی بنیاد پر ہے جو معاشرتی توازن کو مدنظر رکھتا ہے۔

حقوق النساء: اسلامی نظام میں خواتین کو میراث میں حصہ ملتا ہے اور ان کے مالی حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے۔

آئندہ کی چیلنجز اور اقدامات:

تعلیم: عوام کو اپنی میراثی حقوق کی تعلیم دینا اہم ہے تاکہ وہ اپنے حقوق کو جانیں اور ان کا استعمال کریں۔

معاشرتی تبدیلی: میراث کے نظام میں معاشرتی تبدیلی کیلئے چیلنجز کا مقابلہ کیا جانا چاہئے تاکہ میراث کا تقسیم معاشرتی انصاف کی سمت میں ہو۔

حکومتی اقدامات: حکومت کو میراث کے نظام میں اصلاحات کرنے اور انصافی تقسیم کے لئے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

شرعی اصلاحات: اسلامی شریعت میں میراث کے نظام کی تجدید و ترتیب کے لئے شرعی اصلاحات کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اصل مقصد انصافی تقسیم حاصل ہو سکے۔

International Journal of Islamic Studies & Culture
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192
(Volume.3, Issue.4 (2023)
(October - December)

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

عوامی شعور: عوام کو میراث کے نظام کی اہمیت سے اگاہ کرنے اور انصافی تقسیم کے لئے ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرنے کی ترویج کرنے کی ضرورت ہے۔

مال اللہ کا فضل اور اسلامی تعلیمات:

مال کا حصول اللہ کی رضا کے لئے: اسلامی تعلیمات کے مطابق، اللہ کا فضل ہر انسان کو مال حاصل کرنے کا حکم دیتا ہے، لیکن یہ مال اخلاقی اصولوں اور شرائع کے مطابق حاصل ہونا چاہئے۔

مال کا صحیح استعمال: اسلام میں مال کا استعمال صحیح طریقے سے ہونا چاہئے، اور اس کو صرف خودی اور دوسروں کی مدد کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔

زندگی کے قیام کا ذریعہ: اللہ کا فضل مال کو زندگی کے قیام کا ایک ذریعہ بناتا ہے۔ مال کا مسئولیت بھرتے ہوئے انسان اپنی اور دوسروں کی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔

زکوۃ اور صدقات: اسلام میں مال کے حاصل ہونے کے حکم کے ساتھ ساتھ زکوۃ اور صدقات دینا بھی فرض ہے جو مال کی صحیح گردش اور معاشرتی انصاف میں مدد فراہم کرتا ہے۔

اللہ کے فضل کا شکر: اسلام میں مال کا حاصل کرنا اور اس کا صحیح استعمال کرنا اللہ کے فضل کا شکر کرنا چاہئے اور دوسروں کے حقوق کا ادا کرنا چاہئے۔

مال کا تجمیع اور قرض دینا: اسلام میں مال کا تجمیع اور قرض دینا بھی مستحب ہے، لیکن یہ عدالت اور اصولوں کے مطابق ہونا چاہئے تاکہ معاشرتی انصاف برقرار رہے۔

سخاوت اور کرم: اللہ کا فضل سے حاصل ہونے والے مال کا صحیح طریقے سے استعمال کرنا، سخاوت اور کرم کا اظہار کرنا اہم ہے۔

تعلیمی اور فنون میں استثمار: مال کو تعلیمی اور فنونی حصول کے لئے استثمار کرنا ایک اہم طریقہ ہے جو معاشرتی ترقی میں مدد فراہم کرتا ہے۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں؛ أَمۡوَٰلَكُمُ ٱلَّتِي جَعَلَ ٱللَّهُ لَكُمۡ قِيَٰما [12]

ترجمہ: تمھارے وہ مال جن کو اللہ نے تمھاری زندگی کے قیام کا ذریعہ بنایا۔ اور فرمایا وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ [13] ترجمہ: اور اللہ کا فضل تلاش کرو ۔

کسب معاش میں اسوہ حسنہ:

عصر حاضر میں یہ چیز کافی دیکھنے کو ملتی کہ بوڑا باپ کما کر لا رہا ہوتا ہے اور جوان اولاد گھر میں بے کار پڑی رہتی ہے اور باپ کا مال کھا رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کی اقتصادی زندگی سے ہم یہ چیز سیکھنے کو ملتی ہے کہ آپ ﷺ اپنے غریب چچا پر بوجھ نہیں بنے اور بچپن میں بکریاں چرا کر محنت و مزدوری کی اس طرح آج کل کے نوجوانوں کو بھی اپنے غریب ماں باپ اور رشتہ داروں پر بوجھ نہیں بننا چاہیے اور حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے کہ نوجوان اپنے کسب معاش کا بندوبست کریں۔ والدین کو بھی چاہیے کہ اپنے بچوں کو حلال کسب معاش سکھائیں اور ان سے خریداری کروایا کریں تاکہ ان کو مارکیٹ کے حالات معلوم ہوں اور ان کو بیع و شراء کے متعلق علم ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے جو بھی کسب معاش اختیار فرمایا چاہے بکریاں چرانا ہو یا تجارت کرنا ہو آپ ﷺ نے ایمانداری، وعدے کی پاسداری اور صداقت و امانت کی ایسی اعلی روش قائم کی ہے۔ موجودہ دور میں ہم رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہو اور آپ ﷺ کی اقتصادی تعلیمات پر عمل کر کے کسب معاش میں آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کی پیروی کر کے اعلی مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ جس سے حلال اور جائز روزی حاصل کر کے اللہ تعالی کا قرب بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

حکومتی پالیسیاں

موجودہ دور میں سب لوگوں کے لیے کسب معاش کی کھلی آزادی ہونی چاہیے۔

کسب معاش کی آزادی: معاشرتی ترقی اور امور کاروبار کی فروغ کے لئے، لوگوں کو اپنی مرضی کے مطابق حلال اور جائز کاموں میں محنت کرنے کا حق ہونا چاہئے۔ حکومت کو اس آزادی کو بڑھانے کے لئے سہولتیں فراہم کرنی چاہئیں۔

آسانیاں اور نرم پالیساں: حکومت کو آسانیاں فراہم کرنی چاہئیں تاکہ لوگوں کو کام حاصل کرنے اور کاروبار چلانے میں مدد ملے۔ بیرون ملک میں بھی سرمایہ کاری اور تجارت کے لئے ممکنہ ہونے چاہئے۔

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

زکوۃاور خیرات: لوگوں کو اپنی آمدنی کا ایک حصہ زکوۃ، صدقات، اور خیرات کی صورت میں غریبوں اور محتاجوں کے لئے دینا چاہئے۔ حکومت کو چاہئے کہ زکوۃ اور خیرات دینے میں لوگوں کو سہولت دیں اور ایسے عمل کرنے والوں کو تشویق کریں۔

اسراف اور تبذیر: مال دولت کو خرچ کرنے میں اسراف اور تبذیر کرنا اجتماعی اور معاشی مشکلات پیدا کرتا ہے۔ حکومت کو اسراف کے خلاف ہونے والے اصولوں اور قوانین کی پیشگوئی کرنی چاہئیں۔

اسراف و تبذیر:

اسلام میں فضول خرچی اور مال کا ضائع کرنا کبیرہ گناہ (بڑا گناہ) مانا گیا ہے۔ آپ کی باتوں میں قرآن کی ایک اہم آیت بھی آئی ہے، جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی کے ذریعے آئی ہے اور فرماتی ہے:

"اور خود کو ضیافت دینے والے (لوگوں) کے پاس جاؤ کچھ چیزیں تو صرف خود (خریدنے) پر اور خود کے لئے ہی بھی چھوڑ دو، یہاں تک کہ اس میں سے خود کو نکال لو۔"[14]

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو مال کا صحیح استعمال اور اس کے فضول خرچے سے بچنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اسراف اور تبذیر کے بجائے زکوۃ، صدقات اور خیرات میں مال خرچ کر کے محتاجوں اور غریبوں کی مدد کرنا بھی ایک بڑا نکتہ ہے۔

قران مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَءَاتِ ذَا ٱلْقُرْبَىٰ حَقَّهُۥ وَٱلْمِسْكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ ٱلْمُبَذِّرِينَ كَانُوٓا۟ إِخْوَٰنَ ٱلشَّيَـٰطِينِ﴾[15]

ترجمہ: اور رشتہ داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بے جا خرچ سے بچو۔ بے شک بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿وَكُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ وَلَا تُسْرِفُوٓا۟ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُسْرِفِينَ﴾[16] ترجمہ: اور کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو، بے شک اللہ تعالی پسند نہیں کرتے حد سے نکل جانے والوں کو۔

اسی طرح نبی اکرم نے فرمایا﴿الرفق فی المعیشۃ خیر من بعض التجارۃ ترجمہ: زندگی کے اخراجات مین میانہ روی بعض تجارت سے بھی بہتر ہے۔

فضول خرچی اور اسراف سے پہلو تہی کر کے بھی مسلمان اپنی معیشت کو بہتر کر سکتے ہیں۔

سود پر پابندی:

اسلام میں سود پر پابندی ہے اور اس کو منع کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔ سود کو حرام قرار دینے کی وجوہات میں شامل ہیں کہ یہ ایک انصافی اور اخلاقی معاملہ نہیں ہوتا، بلکہ یہ غنی کو اور مضبوط کرتا ہے جبکہ غریب کو اور کمزور کرتا ہے۔

اسلام نے زکوۃ اور صدقات کی اہمیت پر بات کی ہے۔ زکوۃ اور صدقات اسلامی نظام میں معاشی توازن کو بنائے رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں اور ان کی مدد سے غریبوں اور محتاجوں کی مدد کی جاتی ہے۔

تجارت میں دھوکہ دہی اور ایک طرفہ فائدہ حاصل کرنا بھی حرام ہے، جس میں ایک فرد یا جماعت اپنا مال حفاظت میں رکھتی ہے جبکہ دوسرے کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اسلام میں ایمانداری اور امانت کا خیال بہت اہم ہے اور تجارت میں ایسا رویہ اختیار کرنا چاہیے جو دونوں طرفوں کو مصلحت مند ہو۔

اسلام کی باتیں اخلاقی اصولوں اور اسلامی معاشیات کے ساتھ مطابق ہیں جو معاشی ترقی اور انصاف کی راہ میں مدد فراہم کرتی ہیں۔

ذخیرہ اندوزی:

زکوۃ اور عشر کی اہمیت کو سمجھنے کی بنیاد پر، ذخیرہ اندوزی اور مالی سرگرمیوں میں عدالت اور انصاف کی پیشگوئی کرنا بہت اہم ہے۔ زکوۃ اور عشر کا نظام معاشی توازن کو بنیادی طور پر دعوت دیتا ہے اور غریبوں اور محتاجوں کی مدد کے لئے ذخیرہ اندوزی اور مالی سرگرمیوں میں انصاف کے اصولوں کو مد نظر رکھتا ہے۔

International Journal of Islamic Studies & Culture
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192
(Volume.3, Issue.4 (2023)
(October - December)

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

حکومت کو اپنی سر گرمیوں کو منظم اور نافع بنانے کیلئے معقول اور عدلی پالیسیوں کی ضرورت ہے۔مالی سر گرمیوں میں عدالت اور انصاف کے اصولوں کا پیشگوئی ہونا چاہئے تا کہ دولت کی گردش میں تمازج ہو اور انسانی حقوق کا خیال رکھا جائے۔اس طرح، ذخیرہ اندوزی کی مختلف شاخوں میں عدالتی اور انصافی سسٹم کو مضبوطی حاصل ہو گی اور معاشرتی توازن میں بہتری آئے گی۔

جوئے پر پابندی:

جوئے(gambling)کو اسلام میں حرام اور مکروہ قرار دیا گیا ہے اور اس پر پابندی ہے۔قرآن مجید میں حکمت اور منصفیت کے اصولوں کے تحت جوئے کو منع کیا گیا ہے، اور حضرت محمد ﷺ کے احادیث میں بھی جوئے کو حرام اور اس سے متعلق ہر طرح کی سودی کاری کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

جوئے میں مال حرام کا حصہ بنتا ہے اور اس سے معاشرتی بربادی اور انسانی جماعتوں میں فساد پیدا ہوتا ہے۔اسلامی نظام میں اس حکمت کی روشنی میں جوئے پر پابندی لگانے کا مقصد معاشرتی بہتری اور امن حاصل کرنا ہے۔حکومت کو چاہئے کہ قائم مقامات میں اور آن لائن جوئے کو روکنے کیلئے سخت قانونی اقدامات اٹھائیں اور عوام کو جوئے سے دور رہنے کیلئے تشویشوں کو مد نظر رکھیں۔

خلاصہ:

اس ارٹیکل میں اہم اصول اور تعلیمات شریعت اور اسلامی اقتصادی نظام کے بارے میں واضحیت ہے۔اس آرٹیکل میں معاشرتی اور معاشی بحرانات پر غور کیا ہے اور اسلامی تعلیمات کو مد نظر رکھتے ہوئے حلول پیش کیے ہیں۔

حکومتوں کو اپنی معاشی پالیسیوں میں اسلامی اصولوں کو مد نظر رکھنا چاہئے تا کہ عوام کو حلال طریقے سے روزگار حاصل ہو سکے اور اقتصادی بحرانات کا مقابلہ کیا جا سکے۔اسی طرح، زکوۃ اور صدقات کو صحیح مقامات پر خرچ کرنا اہم ہے تا کہ غنی اور محتاج کے درمیان حسن اخلاقی تعلقات بڑھ سکیں۔

اس آرٹیکل میں بنک اور اقتصادی نظام کی بحرانیوں کا بھی ذکر کیا ہے اور اسلامی بینکاری کے اصولوں کی مدد سے کسب و سود کیلئے حلال راستے پر چلنے کی ضرورت کو بھی بتایا ہے۔

حوالہ جات

1 المعجم الکبیر، طبرانی، حدیث:9993
2 کتاب الکسب، امام محمد بن حسن الشیبانی
3 البقرہ:188
4 البقرہ:172
5 یس:34
6 البقرہ:188
7 البقرہ:172
8 البقرہ:186
9 الجمعہ:10
10 https://tradingeconomics.com/pakistan/external-debt (dated 15 Nov,2021)
11 الحشر:7
12 النساء:5

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

[13] الجمعہ:10

[14] البقرۃ:268

[15] بنی اسرائیل:26

[16] الاعراف:31